GOVERNOR'S SPEECH

STATE BANK OF PAKISTAN

Governor : Mr. Tariq Bajwa

Title : **Welcome address by Mr. Tariq Bajwa at launching ceremony of scheme for Home Remittances through M-wallet Accounts & Policy for Promotion of SME Finance.**

Date : December 22, 2017

Event : Launch of Scheme for Home Remittances through M-wallet Accounts & Policy for Promotion of SME Finance.

Venue : SBP Head Office Karachi.

”m-wallets کے ذریعے Home Remittances کے فروغ

اور SME Finance کو ترقی دینے کی پالیسی کی افتتاحی تقریب“

گورنر اسٹیٹ بینک جناب طارق باجوہ کے خیر مقدمی کلمات

معزز مہمانِ خصوصی، وزیر اعظم پاکستان جناب شاہد خاقان عباسی،

Excellencies، مہمانانِ کرام اور خواتین و حضرات

السلام علیکم!

1۔ 'Promotion of Home Remittances through m-wallets' اور 'Policy for Promotion of SME Finance' کی افتتاحی تقریب میں آپ سب کو خوش آمدید کہنا میرے لیے بے حد مسرت کا باعث ہے۔ میں معزز وزیر اعظم پاکستان جناب شاہد خاقان عباسی کا شکریہ ادا کرنا چاہوں گا کہ ان اہم initiatives کا افتتاح کرنے کے لیے آپ یہاں تشریف لائے۔ جناب وزیر اعظم، آپ کی یہاں آمد در حقیقت Financial inclusion اور معیشت کی Formalization کے ذریعے ملک کی معاشی نمو کو بڑھانے کے لیے آپ کی پختہ وابستگی کا نمایاں ثبوت ہے۔ آج کے اس موقع پر آپ جن دو initiatives کا آغاز کریں گے، اُن دونوں کا ذکر میں تفصیل سے الگ الگ کرنا چاہوں گا۔ Promotion of Home Remittances through m-wallets۔

خواتین وحضرات! سب سے پہلے میں اپنے پاکستانی بھائیوں کو سلام پیش کرتا ہوں جو دیارِ غیر میں شب و روز محنت کر کے پاکستانی معیشت میں Remittances کے ذریعے ایک اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔ اسی ضمن میں حکومت پاکستان، اسٹیٹ بینک اور پاکستان کے مالی اداروں نے Remittances کی مؤثر فراہمی یقینی بنانے کے لیے قابل ذکر مربوط کوششیں کی ہیں۔ حکومت پاکستان

بھیجنے کی لاگت برداشت کر کے اس میں ایک اہم کردار ادا کر رہی ہے۔ ان Remittances کوششوں کے نتیجے میں Remittances مالی سال 08ء میں 6.5 ارب ڈالر سے بڑھ کر مالی سال 16ء میں 19.9 ارب ڈالر تک پہنچ گئی تھیں جبکہ مالی سال 17ء میں 3.1 فیصد کی کمی سے یہ 19.3 ارب ڈالر ہو گئی ہیں۔ اس طرح، برآمدات کے بعد یہ ترسیلات زرمبادلہ کے حصول کا دوسرا بڑا ذریعہ بن گیا ہے۔ ہمارے ادائیگیوں کے توازن میں Remittances کا اہم کردار ہونے کی وجہ سے تمام متعلقین کو چاہیے کہ وہ ان کی نمو کو دوبارہ بڑھانے کی بھرپور کوشش کریں لیکن ہم اس وقت تک remittances میں خاطر خواہ اضافہ نہیں لا سکتے، جب تک کہ رسمی ذرائع اپنی کارکردگی اور کم تر اخراجات کے ذریعے غیر رسمی ذرائع سے مقابلہ نہ کر سکیں۔ بیرون ملک سے ترسیلات بھیجنے والے پاکستانیوں اور اُن کے پاکستان میں لواحقین کی یہی دو بنیادی ترجیحات ہیں۔ لہٰذا اگر ہم ان دونوں باتوں کا خیال رکھ سکیں تو کوئی وجہ نہیں کہ زیادہ سے زیادہ remittances بینکوں کے ذریعے نہ آسکیں۔ اسٹیٹ بینک میں ہماری تمام تر کاوشوں کا یہی مقصد ہے۔ اس سلسلے میں برانچ لیس بینکاری ایک عمدہ آلہ کار ہے جو بینکاری سہولتوں سے محروم کم آمدن والے لاکھوں لوگوں کو digital payment platforms سے فائدہ اٹھانے کے قابل بناتی ہے۔

خواتین وحضرات!

برانچ لیس بینکاری کے مضبوط نیٹ ورک کی دستیابی کا فائدہ اٹھاتے ہوئے اسٹیٹ بینک وزارت خزانہ کے تعاون سے "Home Remittances through mobile wallets" اسکیم کا آغاز کر رہا ہے، جس سے برانچ لیس بینکاری چینل کے ذریعے Home Remittances کی فوری منتقلی اور انہیں Cost Effective بنانے میں مدد ملے گی۔ سنگِ میل کی حیثیت رکھنے والے اس اقدام میں کمرشل بینک، اسلامی بینک، مائیکروفنانس بینک اور Telcos شامل ہیں اور اس سے برانچ لیس بینکاری کے M-Wallet Accounts کے استعمال میں اضافہ کر کے Financial Inclusion کو بڑھانے میں بھی مدد ملے گی۔

اس اسکیم کے تحت Mobile wallets کی ایک نئی قسم متعارف کرائی جا رہی ہے، جس میں بیرونِ ملک سے مالی ترسیلات وصول کی جاسکتی ہیں۔ M-wallet کے موجودہ صارفین ایک مرتبہ آسان طریقے سے رجسٹریشن کرا کے Home Remittance Account کی سروس استعمال کر سکتے ہیں۔ ان mobile wallet accounts میں موجود balances پر مالی ادارے منافع بھی دیا کریں گے تاکہ ان اکاؤنٹس میں بچت کو فروغ دیا جائے۔ عام m-wallet accounts کی نسبت ان اکاؤنٹس کی لین دین کی حدود زیادہ ہوں گی تاکہ ملک میں مالی ترسیلات کا بلا تعطل بہاؤ ممکن بنایا جا سکے۔

اسٹیٹ بینک نے Home Remittances beneficiaries کو سہولت دینے کی غرض سے اس اسکیم میں ایک ترغیب یہ رکھی ہے کہ Home Remittances پر موصول ہونے والے ہر ایک ڈالر پر Account Holders کی رجسٹرڈ SIM پر ایک روپے کا مساوی ایئر ٹائم ملے گا۔ اس میں سے 50 پیسے branchless banking operator یا متعلقہ Telco کی جانب سے ہوں گے جبکہ 50 پیسے حکومت پاکستان کی جانب سے۔ میں وزیر اعظم پاکستان کا خصوصی شکریہ ادا کرنا چاہوں گا کہ انہوں نے اس سلسلے میں ہماری بھرپور حوصلہ افزائی کی۔ Remittances کے beneficiaries، ATMs، بینکوں کی متعلقہ شاخوں اور برانچ لیس بینکاری کے ہزاروں ایجنٹوں کے ذریعے روپیہ حاصل کر سکیں گے۔ Beneficiaries اپنے ایم والٹس استعمال کرکے یوٹیلٹی بلز وغیرہ کے لیے digital payments کر سکیں گے۔ ہمیں امید ہے کہ یہ اسکیم Financial Inclusion میں بڑی تبدیلی کا باعث بنے گی، بالخصوص ان دور دراز علاقوں میں جہاں مالی انفراسٹرکچر محدود ہے۔

خواتین وحضرات!

اب میں آج کے دوسرے initiative یعنی SME Financing کی طرف آتا ہوں۔آپ سب جانتے ہیں کہ پاکستان کی sustainableاور inclusive economic growth کے لیےاشد ضروری ہے کہ کچھ priority sectors کے لیے availability of financing پر خاص توجہ دی جائے۔اسٹیٹ بینک کاvisionہے کہ تین اہم priority sectors کومالی خدمات کی فراہمی یقینی بنائی جائے۔یہ تین سیکٹرزSMEs،Agricultureاور Low cost housingہیں،اوران تینوں سیکٹرز میںfinancial inclusionاور Islamic banking ،cross-cutting themeکے طورپر عمل کرتے ہیں۔آج کادوسرا initiative انہی میں سےایک سیکٹریعنیSMEsکے حوالے سے ہے۔کسی بھی معیشت کی ترقی میں Small and Medium Enterprises اہم کرداراداکرتی ہیں۔SMEsکی افادیت اس حقیقت سے بھی عیاں ہے کہ ملک کے 3.2ملین کاروباری اداروں میں ان کا حصہ 90فیصد سے زیادہ ہے۔بحیثیت مجموعی ملک کی جی ڈی پی میںSMEsکاحصہ 30فیصد،exports میں 25فیصداور non-agriculture workforce میں78فیصد ہے۔

اگر آپ اسکرین پر دیے گئے گراف (سلائیڈ# 5) پر نظر ڈالیں تو اس میں گذشتہ دس برسوں میں ایس ایم ای فنانسنگ کا overview دیا گیا ہے۔2009ء تا 2013ء کے دوران نہ صرف عالمی مالی بحران نے غیر یقینی کیفیت پیدا کر دی تھی بلکہ ملک میں سیکورٹی کے بڑھتے ہوئے خدشات اور توانائی کے وسیع ہوتے عدم توازن نے بھی مقامی کاروباری امکانات کو شدید نقصان پہنچایا۔اس مدت کے دوران SMEs کا شعبہ بڑے کارپوریٹ شعبے کی کمزور کارکردگی سے بھی متاثر ہوا۔اس سب کا نتیجہ یہ نکلا کہ SME finance جو کہ 2006ء میں private sector credit کا 17 فیصد ہوا کرتا تھا، کم ہو کر 8 فیصد رہ گیا۔

اس صورت حال میں بہتری لانے کے لیے ہر پہلو سے بھرپور جائزہ لیا گیا۔SMEs سے متعلقہ تمام اسٹیک ہولڈرز، جن میں بینک، مالیاتی ادارے، مائیکرو فنانس بینک، SMEDA، متعلقہ multilateral، business chambers and trade association institutions، وفاقی اور صوبائی حکومتیں اور سب سے بڑھ کر خود SMEs شامل ہیں، سے بھرپور مشاورت کے ذریعے اُن تمام عوامل کا جائزہ لیا جو کہ SME finance بڑھنے میں بنیادی رکاوٹ ہیں۔اس طریقہ کار کے ذریعے جن بنیادی رکاوٹوں کی نشاندہی کی گئی، وہ مندرجہ ذیل ہیں: (سلائیڈ نمبر 6)

(i SME financeکوprocessکرنے کی زیادہ قیمت اور بینکوں کی risk averse approachکی وجہ سےSMEsکو قرضے دینے میں بینک ہچکچاہٹ محسوس کرتے ہیں۔

(ii SEs کو چھوٹا ہونے کی وجہ سے نہ تو بینک قرضے دے رہے ہیں اور نہ ہی مائیکرو فنانس بینک قرضے کیupper limitکی وجہ سے ان کی ضرورت پوری کر سکتے ہیں۔

(iii چونکہ ابھی تک صرف SEs کے لیے Credit Guarantee Scheme ہے، لہٰذاlow end MEsکو اب بھی بینک riskکی وجہ سے قرضے نہیں دے رہے ہیں۔

(iv SMEs کے لیے loan application form بھرنا اور loan processingایک خاصا پیچیدہ عمل ہے۔

(v SMEs کے لیے ابھی تک program based lendingاور value chain financingکیproductsکا فقدان ہے۔

(vi بینکوں کے پاسtrained SME financeاسٹاف کی کمی ہے۔

(vii ابھی تک SMEs کی capacity building اور ان کو bankable بنانے کا فقدان ہے۔

(viii SME financingمیںtechnologyکا ابھی تک بھرپور استعمال نہیں کیا گیا۔

ix)	SMEs کے لیے documentation اور taxation کے حوالے سے الگ سے اقدامات کی ضرورت ہے۔

خواتین وحضرات! باہمی مشاورت سے ان رکاوٹوں کو دور کرنے کے لیے موثر اقدامات تجویز کیے گئے اور اس طرح SME Finance کو فروغ دینے کی ایک جامع پالیسی تیار کی ہے۔ میں پر اعتماد ہوں کہ پالیسی فریم ورک میں تجویز کردہ اقدامات سے ایس ایم ای فنانسنگ کا private sector credit میں حصہ 8 فیصد سے بڑھ کر 2020ء تک 17 فیصد تک پہنچ جائے گا۔ جبکہ اس سے استفادہ کرنے والوں کی تعداد بھی ایک لاکھ 74 ہزار سے بڑھ کر پانچ لاکھ ہو جائے گی (سلائیڈ# 7)۔

ہمارا پالیسی فریم ورک بھی 9 اہم ستونوں یعنی pillars (سلائیڈ# 8) پر مشتمل ہے اور ہر ستون میں time bound milestones کے ساتھ مخصوص اقدامات بھی تجویز کیے گئے ہیں۔

اب ہم اِن 9 ستونوں کا جائزہ لیتے ہیں۔

- پہلا ستون Regulatory Framework کو بہتر بنانے کے لیے ہے (سلائیڈ نمبر 9-11)۔ اس کے تحت ہم نے اپنے موجودہ Prudential Regulations میں ترامیم کی ہیں جن کا مقصد یہ ہے کہ بینکوں اور DFIs سے SME financing کو سہولت ملے۔ چند اہم ترامیم یہ ہیں:
  - retail portfolio کی اہلیت کے معیار میں نرمی لائی گئی ہے، retail exposure کی زیادہ سے زیادہ حد 75 ملین روپے سے بڑھا کر 125 ملین روپے کر دی گئی ہے تاکہ بینک اور DFIs اپنے SME portfolio کے لیے 75 فیصد کا preferential risk weight حاصل کر سکیں۔
  - 2 ملین روپے تک کی financing کے لیے لازمی insurance cover لینے کی شرط ختم کر دی گئی ہے۔
  - بینکوں / DFIs کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ اپنے SME banking research & development یونٹ اور ڈویژن قائم کریں۔
  - unsecured SE financing portfolio پر general reserve requirement دو فیصد سے کم کر کے ایک فیصد کر دی گئی ہے، جبکہ secured SE portfolio پر general reserve requirement ختم کر دی گئی ہے۔

- آپ کو یہ بتاتے ہوئے مجھے خوشی محسوس ہو رہی ہے کہ آج اس پالیسی initiative کے تحت ہم SMEs کے کچھ خاص شعبوں کے لیے ایک نئی Refinance Scheme بھی جاری کر رہے ہیں، اس میں ابتدائی طور پر اِن شعبوں کو شامل کیا گیا ہے: آئی ٹی، آلاتِ جرّاحی، کھجور کی پراسیسنگ، قیمتی پتھر اور زیورات، فرنیچر، چمڑے کی صنعت، پھل، سبزیوں اور خوراک کی پراسیسنگ اور پیکیجنگ۔ یہ refinance facility ایک سال تک کے لیے ہوگی۔ اس اسکیم کے تحت end user کے لیے ریٹ 6 فیصد ہوگا جبکہ اسٹیٹ بینک کا refinance ریٹ 2 فیصد ہوگا۔

- دوسرے pillar کے تحت ہم چند اہل مائیکرو فنانس بینکوں کو ترقی دے کر Micro & Small Enterprise Banks بنانے کے لیے قانونی اور regulatory framework تیار کریں گے (سلائیڈ نمبر 12)۔ MSE banks کے قیام کے لیے اِس نئے regulatory framework کی تیاری تک جو مائیکرو فنانس بینک کم از کم شرائط کو پورا کرتے ہوں گے، اُن کی financing limit موجودہ 0.5 ملین روپے سے بڑھا کر ایک ملین روپے کر دی گئی ہے۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ یہ اقدام مائیکرو فنانس بینکوں

کی موجودہ ذمہ داریوں میں کسی تبدیلی کا سبب نہیں بنے گا، کیونکہ ہم نے مخصوص regulatory capsاور حدیں مقرر کر دی ہیں۔

- **تیسرے pillarکے تحت، چار بڑے اقدامات کی نشان دہی کی گئی ہے**(سلائیڈ نمبر 13)جو یہ ہیں:

  - کریڈٹ گارنٹی اسکیم کے تحت low-end medium enterprises کی شمولیت،

  - ایک کریڈٹ گارنٹی کمپنی کا قیام،

  - ہماری risk sharing facilitiesمیں شرکت کرانے کے لیے صوبائی حکومتوں کو ساتھ ملانا، اور

  - un-incorporated اداروں کے movable assets پر چارج create کرنے کے لیےsecured transaction e-registryکو فعال بنانا۔

- چوتھے pillar کے تحت ہم نے SME finance حاصل کرنے کے طریقے کو بہت آسان بنادیا ہے۔ اس سلسلے میں: (i) SE اور ME دونوں طرح کی financing کے لیے loan application form کا سائز پانچ چھ صفحات سے کم کرکے ڈیڑھ صفحے کا کر دیا گیا ہے، (ii) ہم نے بینکوں کو ہدایت کی ہے کہ SE قرضے جاری کرنے کا turnaround time تیس سے کم کرکے 15 working days تک لایا جائے، جبکہ ME قرضے اب 25 working days کے اندر پراسیس کیے جائیں گے (سلائیڈ نمبر 14)۔ (iii) SMEs کی سہولت کے لیے اور مختلف بینکوں میں قرضے کے لیے درکار دستاویزات کے مختلف مجموعے کی ضرورت ختم کرنے کے لیے PBA، SME کو مدِنظر رکھتے ہوئے ایک standardized loan documentation manual تیار کرے گا۔

- پانچویں pillar کے تحت بینکوں کو Value Chain Financing کے لیے اہداف دیے جائیں گے اور اُن سے کہا جائے گا کہ وہ program based lending کی حکمتِ عملی تیار کریں (سلائیڈ نمبر 15)۔

- بینکوں کی capacity building کے پیشِ نظر، چھٹے **pillar کے تحت ہم نے اسٹیٹ بینک کے ذیلی ٹریننگ ادارے NIBAF کو ہدایت کی ہے کہ ملک کے مختلف شہروں میں بینکاروں کے لیے رواں سال کے دوران کم سے کم 100 تربیتی پروگرام منعقد کرے**(slide#8)۔اس کے علاوہ SBP-BSC اور SMEDA بھی ملک کے مختلف شہروں میں SME financing کے بارے میں آگاہی پیدا کرنے کی درجنوں تقاریب منعقد کریں گے۔

- خواتین و حضرات! آپ میں سے اکثر لوگ اُن (NFAS) non financial advisory services کی اہمیت جانتے ہیں جو کچھ بینک اپنے SME clients کو دیتے ہیں۔ **ساتویں pillar کے تحت تمام بینک اس مقصد کے لیے NFAS متعارف کرائیں گے تاکہ SMEs کی استعداد بڑھائی جائے** (سلائیڈ نمبر 17) اور وہ اپنے کاروبار کے مختلف پہلوؤں کا بہتر طور پر انتظام کر سکیں۔

- **آٹھویں pillar کے تحت SME financing کے فروغ کے لیے ٹیکنالوجی کا بھرپور استعمال کیا جائے گا** (سلائیڈ نمبر 18)۔ اس سلسلے میں وزارتِ تجارت اور دوسرے stakeholders 'ای کامرس' کے تحت ایک marketplace website

بنانے کے لیے کام کریں گے۔ اس کے علاوہ ٹیکنالوجی کے ذریعے SME financing کے فروغ کی غرض سے نئے حل تلاش کرنے کے لیے SBP ایک innovation challenge fund قائم کر رہا ہے جس کے لیے بجٹ مختص کر دیا گیا ہے۔

- **اور آخر میں نویں pillar کے تحت ہم نے SMEs کے لیے زیادہ آسان ٹیکس regime کی تجویز دی ہے (سلائیڈ نمبر 19)**۔ اس تناظر میں ہم نے FBR سے ان امور پر غور کرنے کی سفارش کی ہے

  - SME financing سے حاصل شدہ بینکوں کی آمدنی پر ٹیکس ریٹ میں کمی لانا،

  - کاروبار کا نیا نیا آغاز کرنے والے (start-ups) اہل اداروں کی آمدنی پر tax holiday اور

  - service sector کے SMEs پر صوبائی سیلز ٹیکس میں کمی لانا۔ توقع کی جاتی ہے کہ FBR اور صوبائی حکومتیں ان تجاویز کو ضرور ہمدردانہ نگاہ سے دیکھیں گی۔

خواتین وحضرات! مجھے یقین ہے کہ مندرجہ بالا9 pillarsپر استوار Policy for Promotion of SME Financeانشاءاللہ اپنے اہداف حاصل کرلے گی۔

خواتین وحضرات!

مجھے امید ہے کہ یہ دونوں initiatives پاکستان کی inclusive اور sustainable economic growth کے لیے فوری نتائج پیدا کریں گے۔اپنی تقریر ختم کرنے سے پہلے میں ایک بار پھر معززوزیراعظم جناب شاہد خاقان عباسی اور تمام مہمانان گرامی کا شکریہ ادا کروں گا کہ وہ اس تقریب کے لیے تشریف لائے۔

شکریہ اور اللہ حافظ۔

****